جماعت کے بعد امام نے نماز کا اعلان کر دیا پھر تکبیر تشریق پڑھی تو واجب ادا ہو گیا؟

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کسی مسجد کے امام صاحب نے نو (9) ذوالحجۃ الحرام کے دن عصر کی نماز کے سلام کے فوراً بعد بھول کر پہلے نمازِ عید کی جماعت کے متعلق اعلان کیا، اعلان کے بعد انہیں کسی نمازی نے اشارہ کرکے یاد کروایا، تو انہوں نے تکبیر تشریق کہی، تو کیا بھول کر اس طرح کرنے سے امام صاحب کا تکبیرِ تشریق کا واجب ادا ہو گیا یا نہیں؟

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

شریعتِ مطہرہ کی روشنی میں نو (9) ذوالحجۃ الحرام کی نمازِ فجر سے لیکر تیرہ (13) ذوالحجۃ الحرام کی نمازِ عصر تک ہر فرض نماز جو جماعتِ مستحبہ کے ساتھ ادا کی گئی ہو، اس کے سلام کے فوراً بعد ایک بار بلند آواز کے ساتھ تکبیرِ تشریق (اللہُ اَکْبَرُ اللہُ اَکْبَرُ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ، وَاللہُ اَکْبَرُ اللہُ اَکْبَرُ، وَلِلہِ الْحَمْدُ) کہنا واجب، جبکہ تین بار کہنا افضل ہے، یہ حکم اُس وقت تک ہے، جب تک نماز کے بعد کوئی ایسا عمل نہ کیا ہو جس کی وجہ سے نماز پر بناء نہ ہو سکے، مثلاً بات چیت کرنا، قہقہہ لگانا یا جان بوجھ کر حدث طاری کرنا وغیرہا، تو اس صورت میں تکبیرِ تشریق ساقط ہو جائے گی، اس کے بعد تکبیرِ تشریق پڑھنے سے تکبیرِ تشریق کہنے کا واجب ادا نہیں ہو گا، لہٰذا پوچھی گئی صورت میں امام صاحب کا سلام کے فوراً بعد نمازِ عید کا اعلان کرنے سے، ان سے تکبیرِ تشریق ساقط ہو گئی، البتہ امام صاحب بھول کر ایسا کرنے کی وجہ سے گناہ گار نہیں ہوئے کہ گناہ، واجب کو قصداً ترک کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

ایامِ تشریق میں نماز کے بعد تکبیرِ تشریق کہنے کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ اذۡكُرُوا اللّٰهَ فِیۡۤ اَیَّامٍ مَّعۡدُوۡدٰتٍ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: اور گنتی کے دنوں میں اللہ کا ذکر کرو۔ (القرآن الکریم، پارہ 2، سوۃ البقرہ، آیت نمبر: 203)

مذکورہ بالا آیت مبارکہ کی تفسیر میں شیخ الحدیث والتفسیر، مفسرِ قرآن، استاذالعلماء، ابوصالح مفتی محمد قاسم عطاری دامت برکاتھم العالیہ لکھتے ہیں: "گنتی کے دنوں سے مراد اَیّامِ تشریق ہیں اور "ذکراللہ" سے نمازوں کے بعد اور جَمرات کی رمی کے وقت تکبیر کہنا مراد ہے۔" (صراط الجنان فی تفسیر القرآن، جلد 01، صفحہ 366، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مصنف ابن ابی شیبہ، جامع الاحادیث للسیوطی، کنزالعمال، سنن الکبریٰ للبیھقی اور سنن دار قطنی میں ہے: واللفظ للآخر: "عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یکبر فی صلاۃ الفجر یوم عرفۃ الی صلاۃ العصر من آخر ایام التشریق حین یسلم من المکتوبات" ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرفہ (9 ذوالحجۃ الحرام) کے دن کی نمازِ فجر سے لیکر ایام تشریق کے آخری دن (13 ذوالحجۃ الحرام) کی نمازِ عصر تک ہر فرض نماز کے سلام کے بعد تکبیر کہتے تھے۔ (سنن الدار قطنی، جلد 02، صفحہ 390، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

بحر الرائق شرح کنزالدقائق، فتاوٰی عالمگیری، فتاوٰی تتارخانیہ، فتح القدیر اور تنویر الابصار مع درمختار میں ہے: واللفظ للآخر: "(یجب تکبیر التشریق مرۃ) وإن زاد علیھا یکون فضلا (عقب کل فرض عیني) بلا فصل یمنع البناء" ترجمہ: تکبیرِ تشریق ہر فرضِ عین نماز کے بعد ایک مرتبہ (بلند آواز سے کہنا) واجب ہے اور ایک بار سے زیادہ بار کہنا افضل ہے، جبکہ ایسے فاصلے کے بغیر ہو جو بناء میں رکاوٹ بنے۔ (تنویر الابصار مع درمختار، باب العیدین، صفحہ 114، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

درمختار کی مذکورہ بالا عبارت کے الفاظ "بلا فصل یمنع البناء" کے تحت علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحمَۃُ اللہ تَعالٰی عَلَیہ (سالِ وفات: 1252ھ/1836ء) لکھتے ہیں: "فلو خرج من المسجد أو تکلم عامدا أو

ساھیاأوأحدث عامدااسقط عنہ التکبیر"ترجمہ: لہٰذااگرنمازی مسجد سے نکل گیا، یا جان بوجھ کریا بھول کر کلام کیا، یا جان بوجھ کر وضو توڑ دیا، تو اس سے تکبیر تشریق ساقط ہوجائے گی۔ (ردالمحتار علی درمختار، باب العیدین، جلد 02، صفحہ 179، مطبوعہ دارالفکر، بیروت)

صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں:
"نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرہویں کی عصر تک ہر نماز فرض پنجگانہ کے بعد جو جماعت مستحبہ کے ساتھ ادا کی گئی، ایک بار تکبیر بلند آواز سے کہنا واجب ہے اور تین بار افضل۔۔۔۔ تکبیر تشریق سلام پھیرنے کے بعد فوراً واجب ہے، یعنی جب تک کوئی ایسا فعل نہ کیا ہو کہ اس نماز پر بنا نہ کر سکے، اگر مسجد سے باہر ہوگیا، یا قصداً وضو توڑ دیا، یا کلام کیا، اگرچہ سہواً (بھول کر ہو) تو تکبیر ساقط ہوگئی اور بلا قصد وضو ٹوٹ گیا تو کہہ لے۔" (بہار شریعت، جلد 01، حصہ 04، صفحہ 784، 785، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت سے بھول اور خطاء معاف ہے، اس کے متعلق کنزالعمال میں ہے: "عن ثوبان رضی اللہ عنہ قال: رفع عن امتی الخطأوالنسیان وما استکرھوا علیہ" ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت سے خطاء، بھول اور جس پر ان کو مجبور کیا جائے، ان کو معاف کر دیا گیا ہے۔ (کنزالعمال، جلد 04، صفحہ 233، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

واجب کو قصداً ترک کرنا گناہ ہے، اس کے متعلق صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں: "**کسی واجب کو ایک بار بھی قصداً چھوڑنا گناہِ صغیرہ ہے** اور چند بار ترک کرنا کبیرہ ہے۔" (بہار شریعت، جلد 01، حصہ 02، صفحہ 283، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: OKR-0009

تاریخ اجراء: 15 ذوالحجۃ الحرام 1446ھ/12 جون 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net